گاؤں میں جمعہ

گاؤں میں نماز جمعہ کے عدم جواز پر قرآن کریم اور احادیث نبوی ﷺ اور آثار صحابہ رضی اللہ عنہم کے عمدہ دلائل مثلا :سعی اور تجارت کے بند کرنے کا حکم شہر پر مشتمل ہے،آپ ﷺ کا قبا میں جمعہ نہ پڑھنا،آپ ﷺ کا عرفات میں جمعہ نہ پڑھنا،کئی صحابہ رضی اللہ عنہم کا شہروں کے علاوہ میں جمعہ کا نہ پڑھنا وغیرہ پر مشتمل مختصر اور مفید رسالہ۔

مرغوب احمد لاجپوری

ناشر: جامعۃ القراءات، کفلیتہ

پیش لفظ

بسم الله الرحمن الرحیم

الحمد لله و کفی ، و سلام علی عباده الذین اصطفی ، اما بعد !

گاؤں اور دیہات میں جمعہ کی نماز جائز ہے یا نہیں؟ احناف کے نزدیک چھوٹی بستی میں جمعہ درست نہیں ہے۔ احناف کے چند دلائل اس مختصر رسالہ میں جمع کئے گئے ہیں، اس لئے کہ ایک طبقہ اس وقت خاص طور پر احناف سے بڑا ناراض ہے، اور ان کا دعوی ہے کہ: احناف بجائے احادیث کے قیاس سے مسائل کا استنباط کرتے ہیں، اور احناف کے اکثر مسائل کی بنیاد دلیل عقلی ہے، اور وہ اہل الرائے ہیں، احادیث ان کے پاس کم سے کم ہیں، وغیرہ۔ لیکن جن حضرات کی نظر کتب احادیث پر وسیع ہے وہ بخوبی جانتے ہیں کہ احناف کے پاس دلائل کس قدر ٹھوس اور مضبوط ہیں، فقہائے حنفیہ اولاً قرآن کریم سے، پھر احادیث مبارکہ سے، پھر آثار صحابہ واقوال تابعین سے، پھر قرآن وسنت سے مستنبط قیاس سے مسائل کا استنباط فرماتے ہیں۔

ضرورت ہے کہ ہمارے مدارس کے نصاب میں علماء احناف کی وہ کتابیں جن میں احادیث کے جمع کرنے کا عظیم کارنامہ انجام دیا گیا ہے، وہ درسا درسا پڑھائی جائیں۔ کم از کم ” آثار السنن “ ”ادلة الحنفية من الاحاديث النبوية على المسائل الفقهية “ اور ” زجاجة المصابيح “ ضرور داخل نصاب کی جانی چاہئے۔

اللہ تعالی اس مختصر کاوش کو شرف قبولیت عطا فرما کر ذخیرۂ آخرت اور ذریعۂ نجات بنائے، آمین۔

مرغوب احمد لاجپوری

گاؤں میں جمعہ کے عدم جواز پر قرآن کریم سے استدلال

(۱)......اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے:

﴿ یٰاَیُّھَا الَّذِیْنَ اٰمَنُوْآ اِذَا نُوْدِیَ لِلصَّلٰوۃِ مِنْ یَّوْمِ الْجُمُعَۃِ فَاسْعَوْا اِلٰی ذِکْرِ اللّٰہِ وَ ذَرُوْ الْبَیْعَ ﴾۔(پارہ:۲۸،سورۂ جمعہ،آیت نمبر:۹)

ترجمہ:......اے ایمان والو! جب جمعہ کے دن نماز کے لئے پکارا جائے تو اللہ کے ذکر کی طرف لپکو،اور خرید وفروخت چھوڑ دو۔

تشریح:......اللہ تعالیٰ نے ان مؤمنوں کو مخاطب کر کے جمعہ ادا کرنے کا حکم دیا جن کا عام کاروبار بیع یعنی تجارت ہو،اور اصل پیشہ تجارت اہل شہر کا ہوتا ہے نہ کہ دیہات والوں کا۔ اس آیت سے معلوم ہوا کہ جمعہ کا خطاب اہل شہر کو ہے۔

جمعہ کی اذان سن کر تمام قسم کے کاروبار چھوڑ دینا واجب ہے،مگر آیت کریمہ میں خرید و فروخت چھوڑنے کا حکم فرمایا ہے،اس میں اشارہ ہے کہ جمعہ ہر جگہ نہیں ہوتا، بلکہ وہاں ہوتا ہے جہاں کے لوگ عموماً تجارت وسوداگری میں مشغول رہتے ہیں،اور وہ شہر ہے۔

حضرت نانوتوی رحمہ اللہ کا آیت سے عجیب استدلال

حجۃ الاسلام حضرت مولانا قاسم صاحب نانوتوی رحمہ اللہ نے اسی آیت سے مسلک احناف کو ثابت کیا ہے، چنانچہ جب حضرت گنگوہی رحمہ اللہ کا رسالہ ''اوثق القری فی الجمعۃ فی القری '' آپ کی خدمت میں پیش کیا گیا تو ارشاد فرمایا: بھئی میں زیادہ تو جانتا نہیں،لیکن اتنا کہتا ہوں کہ گاؤں میں جمعہ کا عدم جواز قرآن مجید سے ثابت ہے، دیکھو فرمایا گیا ہے﴿ یٰاَیُّھَا الَّذِیْنَ اٰمَنُوْآ اِذَا نُوْدِیَ لِلصَّلٰوۃِ مِنْ یَّوْمِ الْجُمُعَۃِ فَاسْعَوْا اِلٰی ذِکْرِ اللّٰہِ وَ ذَرُوْ الْبَیْعَ ﴾اس میں جمعہ کے لئے سعی کا حکم دیا گیا،جس کے معنی ہے دوڑنا اور لپک کر چلنا،

سعی کی نوبت وہیں آسکتی ہے جہاں لمبی مسافت طے کرنی ہو، اور گاؤں میں ایسا نہیں ہوتا۔

پھر فرمایا:''و ذرو البیع ''یعنی خرید وفروخت چھوڑو، معلوم ہوا کہ جمعہ کا حکم ایسی جگہ کے لئے جہاں کوئی بڑا بازار اور منڈی وغیرہ ہو، اور لوگ وہاں خرید وفروخت کے معاملات میں بہت زیادہ مصروف ومنہمک ہوں، گاؤں میں ایسی مصروفیت کے بازار کہاں؟

آگے فرمایا:''فَاسْعَوْا اِلٰی ذِکْرِ اللّٰہِ وَ ذَرُوْ الْبَیْعَ ''یعنی بعد نماز زمین میں پھیل کر اپنے ذرائع آمدنی اور دیگر مشاغل میں مصروف ہونے کا حکم ہے، اس سے بھی یہی سمجھ میں آتا ہے کہ ایسے مقام پر اس سلسلہ کے مشاغل کثیر تعداد میں اور بہت پھیلے ہوئے ہونے چاہیئے۔(توضیح السنن ص۴۵۴ ج۲)

(۲)......حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں کہ: آنحضرت ﷺ مکہ مکرمہ میں تھے (جمعہ فرض ہوا تو) آپ ﷺ نے اہل مدینہ منورہ کو جمعہ پڑھنے کا حکم نامہ بھیجا۔ خود آپ ﷺ نے مکہ معظّمہ میں جمعہ نہیں پڑھا، اس لئے کہ وہاں اذن عام نہیں تھا۔

قبا میں آپ ﷺ نے جمعہ نہیں پڑھا، اس لئے کہ قبا شہر نہیں تھا

پھر آپ ﷺ نے مدینہ منورہ ہجرت فرمائی تو قبا نامی بستی میں پیر کے دن (۱۲/ربیع الاول) کو تشریف لائے، اور دس دن سے زائد قیام فرمایا''بخاری شریف'' کی ایک روایت میں ہے کہ:''فلبث بضع عشرۃ لیلۃ ''۔(بخاری ص۵۵۵ ج۱، باب ھجرۃ النبی صلی اللہ علیہ وسلم واصحابہ الی المدینۃ ،کتاب مناقب الانصار ، رقم الحدیث:۳۹۰۶)

اور دوسری روایت میں ہے کہ:''فاقام فیھم اربع عشرۃ لیلۃ''۔

(بخاری ص۵۶۱ ج۱، باب مقدم النبی صلی اللہ علیہ وسلم واصحابہ المدینۃ ،کتاب مناقب الانصار، رقم الحدیث:۳۹۳۲)

اور ایک نسخہ میں: ۲۴/دن کا ذکر ہے۔(بخاری ص۵۶۱ ج۱)

اگر چودہ دن ہی لئے جائیں، تب بھی کم از کم دو جمعے ضرور آئے ہیں، مگر آپ ﷺ نے نہ خود جمعہ پڑھا اور نہ اہل قبا کو جمعہ پڑھنے کا حکم فرمایا، اگر گاؤں میں جمعہ جائز ہوتا تو آپ ﷺ خود بھی جمعہ ادا فرماتے اور اہل قبا کو بھی حکم فرماتے۔آپ ﷺ نے اپنے قول وعمل سے ثابت فرمادیا کہ اہل دیہات پر جمعہ فرض نہیں ہے۔

عرفات میں آپ ﷺ نے جمعہ نہیں پڑھا، اس لئے کہ وہ شہر نہیں تھا

(۳)...... حجۃ الوداع میں عرفہ کے دن آپ ﷺ نے ظہر ادا فرمائی، حالانکہ بالاتفاق یہ جمعہ کا دن تھا۔''ابوداؤد شریف'' میں ہے:

''ان النبی صلی اللہ علیہ وسلم صلّی الظہر والعصر باذان واحد بعرفۃ''۔

(ابوداؤد، باب صفۃ حج النبی صلی اللہ علیہ وسلم ، رقم الحدیث:۱۹۰۶)

بعض حضرات اس پر یہ اشکال کرتے ہیں کہ آپ ﷺ چونکہ مسافر تھے اس لئے جمعہ ادا نہیں کیا، لیکن یہ اشکال درست نہیں، اس لئے کہ بیشک آپ ﷺ مسافر تھے، مگر آپ کے ساتھ مکہ معظّمہ اور اس کے اطراف کے حجاج بھی بڑی تعداد میں تھے، اور وہ تو مقیم تھے، ان پر تو جمعہ واجب تھا، آپ ﷺ نے ان کے لئے بھی کوئی انتظام نہیں فرمایا۔ معلوم ہوا کہ مسافرت وجہ نہیں بلکہ اس لئے جمعہ نہیں پڑھا گیا کہ وہاں جمعہ جائز نہ تھا۔

دوسری بات یہ ہے کہ: اگر چہ مسافر پر جمعہ واجب اور ضروری نہیں، مگر وہ پڑھ تو سکتا ہے، اور اگر آپ ﷺ جمعہ ادا فرمالیتے تو آپ ﷺ کے ساتھ مقیمین کی نماز جمعہ بھی ادا ہوجاتی، مگر آپ ﷺ نے نہ خود نماز جمعہ پڑھی اور نہ مقیمین نے، یہ صاف دلیل ہے کہ جمعہ سفر کی وجہ سے نہیں بلکہ اس لئے نہیں پڑھا گیا کہ وہاں جمعہ جائز نہ تھا۔

آپ ﷺ کا ارشاد کہ اہل دیہات پر، جمعہ واجب نہیں

(۴)......عن ابی هريرة رضی الله عنه قال : قال رسول الله صلى الله عليه وسلم : خمسة لا جمعة عليهم : المرأة ، والمسافر ، والعبد ، والصبى ، واهل البادية۔

(مجمع الزوائد ص۳۱۸ ج۲، من باب فرض الجمعة ومن لا تجب عليه ، رقم الحديث :۳۰۳۳۔

واخرجه الطبرانى فى الاوسط ، برقم الحديث:۲۰۲)

ترجمہ:......حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ: رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: پانچ طرح کے لوگوں پر جمعہ (واجب اور ضروری) نہیں: عورت، مسافر، غلام، بچہ اور دیہات والے۔

حضرت عثمان رضی اللہ عنہ کا اہل عوالی کو جمعہ نہ پڑھنے کی رخصت دینا

(۵)......قال ابوعبيد : ثم شهدت العيد مع عثمان بن عفان ، فكان ذلك يوم الجمعة ، فصلّى قبل الخطبة ، ثم خطب فقال : يا ايها الناس ! ان هذا يوم قد اجتمع لكم فيه عيدان ، فمن احب ان ينتظر الجمعة من اهل العوالى فلينتظر ، ومن احب ان يرجع فقد اذنتُ له ۔(بخاری، باب ما يؤكل من لحوم الاضاحى وما يتزود منها ، كتاب الاضاحى ، رقم الحديث:۵۵۷۲)

ترجمہ:......حضرت ابوعبید کا بیان ہے کہ: پھر میں حضرت عثمان رضی اللہ عنہ کے ساتھ (عید کے دن) شریک ہوا، عید جمعہ کے دن تھی، انہوں نے خطبہ سے پہلے نماز پڑھی، پھر خطبہ دیا اور فرمایا کہ: لوگو! آج کے دن تمہارے لئے دو عیدیں جمع ہوگئی ہیں (ایک عید کا دن ہے اور دوسرا جمعہ کا دن) عوالی (اطراف مدینہ منورہ) میں رہنے والوں میں سے جو شخص جمعہ کا انتظار کرنا چاہے تو وہ انتظار کرے اور جو شخص واپس جانا چاہے تو میں اسے اجازت دیتا ہوں

(یعنی جمعہ کی نماز کے لئے کوئی ٹھہرنا نہیں چاہتا اور واپس جانا چاہتا ہے تو جاسکتا ہے)۔
تشریح:......اس حدیث میں ہے کہ: حضرت عثمان رضی اللہ عنہ نے اہل عوالی کو اجازت دی کہ وہ چاہیں تو نہ آئیں، اس لئے کہ وہ اہل قریہ تھے اور ان پر جمعہ واجب ہی نہ تھا، خود جمعہ کو نہیں چھوڑا۔

مدینہ منورہ میں جمعہ کی نماز کے لئے اہل عوالی کا باری باری آنا

(۶)......عن عائشة رضی الله عنها- زوج النبی صلی الله علیه وسلم- قالت : کان الناس ینتابون یوم الجمعة من منازلهم والعوالی۔

(بخاری ص۱۲۳ج۱، باب من این تؤتی الجمعة ، و علی من تجب ؟ ، رقم الحدیث:۹۰۲)

ترجمہ:......نبی کریم ﷺ کی زوجہ محترمہ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں کہ: لوگ مدینہ منورہ میں جمعہ کی نماز پڑھنے کے لئے اپنی منزلوں اور عوالی سے باری باری آتے تھے۔
تشریح:......"العوالی" یہ "العالیہ" کی جمع ہے، اور یہ وہ بستیاں ہیں جو مدینہ منورہ کے قریب مشرق کی جانب تھیں، اور قریب ترین بستی مدینہ منورہ سے تین یا چار میل کے فاصلہ پر تھی، اور بعید ترین بستی آٹھ میل کے فاصلہ پر تھی۔

(عمدۃ القاری ص۲۳۹ج۲۱، دار الکتب العلمیہ بیروت۔
نعم الباری ص۳۶۷ج۱۱، تحت رقم الحدیث:۵۵۷۲)

جواثی میں جمعہ کی ادائیگی اور جواثی کے شہر ہونے کی تحقیق

(۷)......عن ابن عباس رضی الله عنهما انه قال : انّ اول جمعة جُمِّعَتْ بعد جمعة فی مسجد رسول الله صلی الله علیه وسلم فی مسجد عبد القیس بجواثی من البحرین۔(بخاری ص۱۲۳ج۱، باب الجمعة فی القری والمدن ، رقم الحدیث:۸۹۲)

ترجمہ:......حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں کہ: رسول اللہ ﷺ کی مسجد میں جمعہ قائم ہونے کے بعد سب سے پہلے بحرین کے ایک شہر جواثی میں عبدالقیس کی مسجد میں جمعہ کی نماز پڑھی گئی۔

تشریح:......بعض لوگوں نے یہ اشکال کیا کہ جواثی گاؤں تھا، اور وہاں جمعہ ہوا، اس لئے کہ بعض روایتوں میں یہ روایت ان الفاظ سے مروی ہے: ’’قرية من قرى البحرين‘‘۔

(ابوداوٗد، باب الجمعة فى القرى ، رقم الحديث:١٠٦٨)

اس کا جواب یہ ہے کہ:

(الف)......عربی زبان میں لفظ قریہ بسا اوقات مصر اور شہر کے لئے بھی استعمال ہوتا ہے، چنانچہ قرآن کریم میں مکہ کے بارے میں ارشاد ہے:

﴿ رَبَّنَا اَخْرِجْنَا مِنْ هٰذِهِ الْقَرْيَةِ الظَّالِمِ اَهْلُهَا ﴾۔ (پارہ:۵،سورۂ نساء، آیت نمبر:۷۵)

ترجمہ:......اے ہمارے پروردگار! ہمیں اس بستی سے نکال لائیے جس کے رہنے والے ظالم ہیں۔

اسی طرح مصر کے بارے میں ارشاد ہے:

﴿ وَسْئَلِ الْقَرْيَةَ الَّتِىْ كُنَّا فِيْهَا ﴾۔ (پارہ:۱۳، سورۂ یوسف، آیت نمبر:۸۲)

ترجمہ:......اور جس بستی میں ہم تھے اس سے پوچھ لیجئے۔

اسی مکہ اور طائف کے بارے میں ارشاد ہے:

﴿ وَقَالُوْا لَوْلَا نُزِّلَ هٰذَا الْقُرْاٰنُ عَلٰى رَجُلٍ مِّنَ الْقَرْيَتَيْنِ عَظِيْمٍ ﴾۔

(پارہ:۲۵، سورۂ زخرف، آیت نمبر:۳۱)

ترجمہ:......اور کہنے لگے کہ: ’’یہ قرآن دو بستیوں میں سے کسی بڑے آدمی پر کیوں نازل

نہیں کیا گیا؟''۔

(ب)......لغت کے امام علامہ زمخشری فرماتے ہیں کہ:''والعرب تسمی المدینة قریة''

(الکشاف ص۱۰۷ ج۲)

(ج)......جواثی ایک تجارتی مرکز تھا اور اس میں قید خانہ بھی تھا، چنانچہ علامہ نیموی رحمہ اللہ نے یہ بات ثابت کی ہے کہ جواثی میں علامتیں مصر ہونے کی پائی جاتی ہیں، اور شعراء جاہلیت نے اپنے اشعار میں جواثی کی اسی حیثیت کا تذکرہ کیا ہے۔

(آثار السنن ص۲۸۳، باب اقامة الجمعة فی القری)

حضرت صدیق اکبر رضی اللہ عنہ کے زمانہ میں جب عرب میں ارتداد کا فتنہ رونما ہوا تو بحرین میں مرتدین کی ایک بڑی جماعت نے جواثی کا محاصرہ کرلیا، اہل جواثی ایمان پر مضبوطی کے ساتھ قائم تھے اور انہوں نے جواثی کے قلعہ میں پناہ لے رکھی تھی، جب یہ مرتدین کے مقابلہ میں کمزور ہوئے تو انہوں نے حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ سے مدد طلب کی، آپ نے حضرت علاء حضرمی رضی اللہ عنہ کو مرتدین کے مقابلہ کے لئے بھیجا، حضرت علاء حضرمی رضی اللہ عنہ شدید قتال کے بعد مرتدین پر غالب آئے اور ایک مدت تک جواثی میں بحیثیت گورنر مقیم رہے۔ قلعہ گاؤں میں نہیں ہوا کرتا، لہذا جواثی کے شہر ہونے میں کوئی شک نہیں۔ اسی طرح گورنر بھی چھوٹے چھوٹے گاؤں میں نہیں ہوا کرتے، بلکہ بڑے قصبات اور شہروں میں ہوتے ہیں۔

حضرت انس رضی اللہ عنہ کا زاویہ سے جمعہ پڑھنے کے لئے آنا

(۸)......وکان انس رضی الله عنه فی قصره احیانا یُجَمِّعُ واحیانا لا یجمع ' وهو بالزّاویة علی فرسخین۔

ترجمہ:......حضرت انس رضی اللہ عنہ بصرہ شہر سے دوفرسخ (چھ میل) دور زاویہ کے مقام پر (رہتے تھے، اپنے قصر سے آکر مصر کی مسجد میں) کبھی جمعہ پڑھتے تھے اور کبھی نہیں پڑھتے تھے۔

(بخاری ص۱۲۳ ج۱، باب من این تؤتی الجمعة ' و علی من تجب ، قبل : رقم الحدیث :۹۰۲)

(۹)......و عن ابی البختری قال : رأیت انسا رضی الله عنه شهد الجمعة من الزّاویة وهی فرسخان من البصرة۔

(مصنف ابن ابی شیبہ ص۴۹ ج۴، من قال : لا جمعة و لا تشریق الا فی مصر جامع ، رقم الحدیث: ۵۱۱۶)

ترجمہ:......حضرت ابوالبختری رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ: میں نے حضرت انس رضی اللہ عنہ کو دیکھا کہ آپ جمعہ پڑھنے کے لئے زاویہ سے تشریف لاتے' جو بصرہ شہر سے دوفرسخ (چھ میل) کے فاصلہ پر ہے۔

حضرت سعید اور حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہما کا جمعہ کے لئے تشریف لانا

(۱۰)......قد کان سعید بن زید و ابو هریرة یکونان بالشجرة علی اقل من ستة امیال فیشهدان الجمعة و یدعانها ، وقد کان یروی ان احداهما کان یکون بالعقیق فیترک الجمعة ویشهدها ' و یروی ان عبد الله بن عمرو بن العاص کان علی میلین من الطائف فیشهد الجمعة ویدعها۔ (کتاب الام ص۱۹۲ ج۱، الصلوة فی مسجدین فاکثر)

ترجمہ:......حضرت امام شافعی رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ: حضرت سعید بن زید اور حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہما مقام شجرہ میں ہوتے تھے، جو چھ میل سے کم فاصلہ پر تھا، وہ کبھی تو جمعہ کے لئے تشریف لاتے اور کبھی جمعہ چھوڑ دیتے تھے۔اور یہ بھی روایت کیا جاتا ہے کہ: ان

دونوں حضرات میں سے کوئی مقام عقیق پر ہوتا تھا تو کبھی وہ جمعہ چھوڑ بھی دیتا تھا اور کبھی جمعہ کے لئے حاضر بھی ہوتا تھا۔ اور روایت کیا جاتا ہے کہ: حضرت عمرو بن عاص رضی اللہ عنہ طائف سے دو میل کے فاصلے پر تھے، وہ کبھی جمعہ کے لئے تشریف لاتے تھے اور کبھی جمعہ چھوڑ دیتے تھے۔

حضرت علی رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ: جمعہ بڑے شہر والوں پر ہے

(۱۱)......عن علی رضی اللہ عنہ قال : لا جمعة ولا تشریق ولا صلاة فطر ' ولا اضحی الا فی مصر جامع ' أو مدینة عظیمة۔

(مصنف ابن ابی شیبہ ص۴۶ ج۴، من قال : لا جمعة ولا تشریق الا فی مصر جامع ، رقم الحدیث: ۵۰۹۹)

ترجمہ:......حضرت علی رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ: جمعہ اور تکبیر تشریق اور عید الفطر اور عید الاضحیٰ صرف مصر جامع یا بڑے شہر والوں پر ہے۔ [۱]

(۱۲)......عن علی رضی اللہ عنہ قال : لا جمعة ولا تشریق الا فی مصر جامع ،

---

[۱]......حضرت علی رضی اللہ عنہ سے اس قسم کی روایتیں بہت سے طرق سے مختلف کتابوں میں مروی ہیں، مثلا:

(۱)......عن علی رضی اللہ عنہ قال : لا تشریق ولا جمعة الا فی مصر جامع ۔

(مصنف ابن ابی شیبہ ص۴۷ ج۴، من قال: لا جمعة ولا تشریق الا فی مصر جامع ، رقم الحدیث:۵۱۰۶)

(۲)......عن علی رضی اللہ عنہ قال : لا جمعة ولا تشریق الا فی مصر جامع ۔

(مصنف عبد الرزاق ص۱۶۷ ج۳، باب القری الصغار ، رقم الحدیث:۵۱۷۵)

(۳)......عن علی رضی اللہ عنہ قال : لا تشریق ولا جمعة الا فی مصر جامع ۔

(مصنف ابن ابی شیبہ ص۴۷ ج۴، من قال : لا جمعة ولا تشریق الا فی مصر جامع ، رقم الحدیث:۵۱۰۶)

وکان یعدّ الامصار : البصرہ ' والکوفۃ ' والمدینۃ ' والبحرین ' ومصر ' والشام ' والجزیرۃ ، وربما قال : الیمن ' والیمامۃ۔

(مصنف عبدالرزاق ص۱۶۸ج۳، باب القری الصغار ، رقم الحدیث:۵۱۷۷)

ترجمہ:......حضرت علی رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ: جمعہ اور تکبیر تشریق تو صرف مصر جامع (یا بڑے شہر والوں) پر ہے۔ اور آپ شہروں میں : بصرہ' کوفہ' مدینہ منورہ' بحرین' مصر' شام' جزیرہ، کو اور کبھی یمن اور یمامہ کو شمار فرماتے تھے۔

حضرت حذیفہ رضی اللہ عنہ کا ارشاد کہ: جمعہ تو صرف شہر والوں پر ہے

(۱۳)......عن حذیفۃ رضی اللہ عنہ قال : لیس علی اھل القری جمعۃ ، انما الجمعۃ علی اھل الامصار مثل المدائن۔

(مصنف ابن ابی شیبہ ص۴۶ج۴، من قال : لا جمعۃ ولا تشریق الا فی مصر جامع ، رقم الحدیث: ۵۱۰۰)

ترجمہ:......حضرت حذیفہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ: گاؤں (اور دیہات) والوں پر جمعہ (واجب) نہیں ہے۔ جمعہ تو صرف شہر والوں پر ہے جیسے شہر مدائن۔

جمعہ اس شخص پر واجب ہے جو جمعہ پڑھ کر گھر واپس آ سکتا ہو

(۱۴)......وعن ابن عمر رضی اللہ عنہما قال : انما الغسل علی من تجب علیہ الجمعۃ ، والجمعۃ علی من یأتی اھلہ۔[۱]

[۱]......قال الولید : فقلت لابی عمرو : علی من تجب الجمعۃ ؟ قال : علی من أواہ الی اھلہ عند انصرافہ منھا ، کان عبد اللہ بن عمر رضی اللہ عنھما یقول ذلک۔

(سنن کبری بیہقی ص۲۵۰ج۳، باب من اتی الجمعۃ من ابعد من ذلک اختیارا ، رقم الحدیث:۵۶۰۰)

ترجمہ:......حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں کہ: جس پر جمعہ واجب ہے اس پر غسل ہے، اور جمعہ اس شخص پر واجب ہے جو جمعہ پڑھ کر گھر واپس آسکتا ہو۔

(معرفۃ السنن والآثار للبیہقی ص۳۱۵ ج۴۔حدیث اوراہل حدیث ص۷۵۳)

(۱۵)......معاویة بن ابی سفیان یقول : الجمعة علی من أتی الی اهله ، الخ۔

(سنن کبری بیہقی ص۲۵۰ ج۳، باب من اتی الجمعة من ابعد من ذلک اختیارا ، رقم الحدیث: ۵۶۰۱)

ترجمہ:......حضرت معاویہ بن ابی سفیان رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں کہ : جمعہ اس شخص پر واجب ہے جو جمعہ پڑھ کر گھر واپس آسکتا ہو۔

جمعہ تو صرف شہروں ہی میں ہوتا ہے

(۱۶)......عن الحسن و محمد انهما قالا : الجمعة فی الامصار۔

(مصنف ابن ابی شیبہ ص۴۶ ج۴، من قال : لا جمعة ولا تشریق الا فی مصر جامع ، رقم الحدیث: ۵۱۰۱)

ترجمہ:......حضرت حسن بصری اور حضرت محمد بن سیرین رحمہما اللہ فرماتے ہیں کہ: جمعہ (تو صرف) شہروں ہی میں ہوتا ہے۔

(۱۷)......عن الحسن انه سئل : علی اهل الْاُبُلَّة جمعة ؟ قال : لا ۔

(مصنف ابن ابی شیبہ ص۴۶ ج۴، من قال : لا جمعة ولا تشریق الا فی مصر جامع ، رقم الحدیث: ۵۱۰۲)

ترجمہ:......حضرت حسن بصری رحمہ اللہ سے سوال کیا گیا کہ: کیا ابلہ والوں پر جمعہ ہے؟ تو فرمایا: نہیں۔

تشریح:...... ’’اَلْاُبُلَّۃ‘‘ یہ دجلہ کے کنارے ایک شہر ہے۔ (معجم البلدان ص۹۹ ج۱)
اس وقت یہ چھوٹا گاؤں ہوگا، اس لئے وہاں جمعہ سے منع فرمایا۔

اہل قبا، اور اہل ذوالحلیفہ :تم اپنے یہاں جمعہ قائم نہ کرو

(۱۸)......عن ابی بکر بن محمد : انه ارسل الی اهل ذی الحُليفة : ان لا تجمِّعوا بها ، وأن تدخلوا الی المسجد : مسجدِ رسول الله صلی علیه وسلم۔

(مصنف ابن ابی شیبہ ص۴۷ ج۴، من قال : لا جمعة ولا تشريق الا فی مصر جامع ، رقم الحديث: ۵۱۰۲)

ترجمہ:...... حضرت ابوبکر بن محمد رحمہ اللہ نے ذوالحلیفہ والوں کو پیغام بھیجا کہ: تم وہاں جمعہ قائم نہ کرو، بلکہ رسول اللہ ﷺ کی مسجد میں آکر جمعہ پڑھو۔

(۱۹)......عن ابی بکر بن محمد بن عمرو بن حزام : انه امر اهل قباء ، واهل ذی الحُليفة ، واهل القری الصغار حوله : ان لا تجمِّعوا، وان تشهدوا الجمعة بالمدينة۔

(مصنف عبدالرزاق ص۱۶۹ ج۳، باب القری الصغار ، رقم الحديث:۵۱۸۰)

ترجمہ:...... حضرت ابوبکر بن محمد بن عمرو بن حزام رحمہ اللہ نے ’قبا والوں اور ذوالحلیفہ والوں‘ اوران کے اردگرد کے چھوٹے گاؤں والوں کو پیغام بھیجا کہ: تم اپنے یہاں جمعہ قائم نہ کرو، بلکہ جمعہ کے لئے مدینہ منورہ حاضر ہوجاؤ۔

(۲۰)......عن ابراهیم قال : کانوا لا یجمِّعون فی العساکر۔

(مصنف ابن ابی شیبہ ص۴۷ ج۴، من قال : لا جمعة ولا تشريق الا فی مصر جامع ، رقم الحديث: ۵۱۰۴)

ترجمہ:...... حضرت ابراہیم نخعی رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ: وہ حضرات (صحابہ کرام رضی اللہ عنہم

اورحضرات تابعین رحمہم اللہ)لشکروں میں جمعہ قائم نہیں کرتے تھے۔

جمعہ صرف مصر جامع (یعنی بڑے شہروں) میں ہے

(۲۱)......عن ابراھیم قال : لا جمعة ولا تشریق الا فی مصر جامع۔

(مصنف ابن ابی شیبہ ص۴۷ ج۴، من قال : لا جمعة ولا تشریق الا فی مصر جامع ، رقم الحدیث: ۵۱۰۵)

ترجمہ:......حضرت ابراہیم نخعی رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ: جمعہ اور تکبیر تشریق صرف مصر جامع (یعنی بڑے شہروں) میں ہے۔

(۲۲)......قال حجاج : و سمعت عطاء یقول مثل ذلک۔

(مصنف ابن ابی شیبہ ص۴۶ ج۴، من قال : لا جمعة ولا تشریق الا فی مصر جامع ، رقم الحدیث: ۵۰۹۹)

ترجمہ:......حضرت حجاج رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ: میں نے حضرت عطاء رحمہ اللہ سے سنا کہ: آپ بھی ایسا ہی فرماتے تھے،(یعنی جمعہ اور تکبیر تشریق صرف مصر جامع (یعنی بڑے شہروں) میں ہے)۔

(۲۳)......ان عمر بن عبد العزیز کتب الی اھل المیاہ بین مکه والمدینة : ان تجمعوا ، فقال عطاء عند ذلک : فقد بلغنا ان لا جمعة الا فی مصر جامع۔

(مصنف عبدالرزاق ص۱۶۹ ج۳، باب القری الصغار ، رقم الحدیث:۵۱۸۱)

ترجمہ:......حضرت عمر بن عبدالعزیز رحمہ اللہ نے مکہ اور مدینہ منورہ کے درمیان میں رہنے والے اہل میاہ (پانی والوں) کو خط لکھا کہ: تم جمعہ قائم کرو،(جب یہ خبر حضرت عطاء رحمہ اللہ کو پہنچی تو انہوں نے) اس وقت فرمایا کہ: ہمیں یہ روایت پہنچی ہے کہ جمعہ تو صرف شہر

والوں پر ہے۔

جامع بستی کی تعریف اوراس میں جمعہ کی اجازت

(۲۴)......عن ابن جریج قال : قلت لعطاء : ما القریة الجامعة ؟ قال : ذات الجماعة والأمیر والقصاص والدور المجتمعة غیر المفترقة ' الآخذ بعضُها ببعض کھیئة جدة قال : فجدة جامعة ' والطائف ' قال : واذا کنت فی قریة جامعة فنودی للصلاة من یوم الجمعة فحق علیک ان تشهدها ان سمعت الاذان او لم تسمعه۔

(مصنف عبدالرزاق ص۱۶۸ج ۳، باب القری الصغار ، رقم الحدیث:۵۱۷۹)

ترجمہ:......حضرت ابن جریج رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ: میں نے حضرت عطاء رحمہ اللہ سے پوچھا کہ: جامع بستی کی تعریف کیا ہے؟ انہوں نے فرمایا کہ: جہاں جماعت ہو' امیر ہو' قصاص (کا نظام ہو اور قصاص لیا جاتا) ہو' اور اکٹھے محلے (اور مکانات ہوں متفرق طور پر نہ) ہوں' بعض بعض سے ملے ہوئے ہوں جیسے جدہ میں ہیں۔اورانہوں نے فرمایا کہ: جدہ جامع بستی ہے' اور طائف بھی، (اور) فرمایا کہ: جب تم کسی جامع بستی میں ہو اور جمعہ کی اذان دی جائے تو تم پر واجب ہے کہ تم جمعہ کی نماز میں حاضر ہو خواہ تم نے اذان سنی ہو یا نہ سنی ہو۔

تشریح:......اس روایت کا آخری حصہ امام بخاری رحمہ اللہ نے بھی تعلیقاً ذکر کیا ہے۔

(بخاری ص۱۲۳ج ا، باب من این تؤتی الجمعة ' و علی من تجب ، قبل: رقم الحدیث :۹۰۲)

(۲۵)......عن عمر بن دینار قال : سمعنا ان لا جمعة الا فی قریة جامعة۔

(مصنف عبدالرزاق ص۱۶۹ج ۳، باب القری الصغار ، رقم الحدیث:۵۱۸۳)

ترجمہ:......حضرت عمر بن دینار رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ: ہم نے سنا ہے کہ: جمعہ بڑے گاؤں

میں جائز ہے۔

(۲٦)......**عن عمر بن دینار قال : سمعنا ان لا جمعة الا فی قریة جامعة۔**

(مصنف عبدالرزاق ص۱٦۹ ج۳، باب القری الصغار ، رقم الحدیث:۵۱۸۳)

ترجمہ:......حضرت عمر بن دینار رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ: ہم نے سنا ہے کہ: جمعہ بڑے گاؤں میں جائز ہے۔

نوٹ :......اس رسالہ کی ترتیب میں ''درس ترمذی'' ۲٦٦ ج ۲۔ ''اختلاف امت اور صراط مستقیم'' ص ۲۰۵ ج ۲۔ ''تجلیات صفدر'' ص ۳٦۰ ج ۳۔ سے بھی استفادہ کیا گیا ہے۔